

## بین الاقوامی قانون کا دھوکہ: طاقت، استثنی اور جنگل

جدید دنیا کی تلخ حقیقت یہ ہے کہ قواعد پر بنی بین الاقوامی نظام ایک کھوکھلا ڈھونگ ہے، جو خام طاقت کے تحت ٹوٹ رہا ہے۔ اس کا سب سے واضح ثبوت اسرائیلی وزیر اعظم بنیتن یا ہو اور ان کی حکومت کی فلسطینیوں کے خلاف مہم ہے، جسے قتل عام اور دہشت گردی کے طور پریان کیا گیا ہے۔ بین الاقوامی قانونی اداروں جیسے کہ آئی سی سی، آئی سی جسے اور اقوام متحده کی جنرل اسمبلی کے باوجود، یہ ادارے طاقتور مالک اور ان کے اتحادیوں کے سامنے بے بس ہیں۔ گرفتاری کے وارنٹ، فیصلے اور قراردادوں کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ نیتن یا ہو جیسے افراد کے لیے بین الاقوامی قانون بے معنی ہے، اور عالمی نظام جنگل کے قانون کے تحت چلتا ہے، جہاں طاقت ہی حق ہے اور انسانی تہذیب و حشی پر ایک پتی سی چادر ہے۔

آئی سی سی، جو جنگی جرائم، انسانیت کے خلاف جرائم اور نسل کشی کے مقدمات چلانے کے لیے قائم کیا گیا تھا، طاقتور کرداروں کے سامنے بے اثر ہے۔ یہ نیتن یا ہو یا ان کی انتظامیہ کے گرفتاری کے وارنٹ جاری کر سکتا ہے، لیکن یہ نافذ نہیں ہو سکتے۔ مغربی رہنماء، جو اپنی تقریروں میں آئی سی سی کے مشن کی حمایت کرتے ہیں، عمل کرنے کی خواہش نہیں رکھتے۔ اسرائیل کا اتحادی امریکہ اقوام متحده میں ویٹو یا دباؤ کے ذریعے اس کی حفاظت کرتا ہے۔ دیگر مغربی مالک، تباہ سے محتاط، اسی راہ پر چلتے ہیں، جس سے آئی سی سی کی کوششیں بے نتیجہ ہو جاتی ہیں۔ انصاف منتخب ہوتا ہے، جو صرف بے طاقت لوگوں پر نافذ ہوتا ہے۔ فلسطینیوں کے لیے، جو کتنی دباؤوں سے تشدید اور جبر برداشت کر رہے ہیں، آئی سی سی کی ناکامی ایک یاد ہانی ہے کہ قانون طاقتور کے سامنے جھک جاتا ہے۔

آئی سی جسے ریاستی تباہات کو حل کرنے اور رائے دینے کا کام سونپا گیا ہے، اتنا ہی بے بس ہے۔ یہ اسرائیل کے اقدامات۔ بستیوں، الحاق یا غزہ میں طاقت کے استعمال کی مذمت کر سکتا ہے، لیکن اس کے فیصلے بے وزن ہیں۔ امریکہ اور مغربی طاقتوں کی حمایت یافتہ اسرائیل بغیر کسی خوف کے آئی سی جے کو نظر انداز کرتا ہے۔ عدالت کی نافذ کرنے کی نااہلی عسکری اور سفارتی اثر و رسوخ کے مقابلے میں بین الاقوامی قانون کی کمزوری کو ظاہر کرتی ہے۔ فلسطینیوں کے لیے، آئی سی جے کے فیصلے اخلاقی فتوحات ہیں، جو اس دنیا میں عارضی ہیں جو ظالموں کو جوابدہ بنانے سے انکار کرتی ہے۔ تشدید جاری رہتا ہے، کیونکہ قانون ایک خالی وعدہ ثابت ہوتا ہے۔

اقوام متحده کی جنرل اسمبلی، اپنی جمہوری شکل کے باوجود، قانون کی بے بسی کو ظاہر کرتی ہے۔ اس نے اسرائیل کے اقدامات۔ قبضہ، غزہ کی ناکہ بندی، شہریوں کی ہلاکت۔ کی مذمت کرتے ہوئے بے شمار قراردادوں کو منظور کیا ہے۔ یہ قراردادیں، جو اکثریت کی حمایت سے ہیں، اسرائیل کے تخلفات پر عالمی اتفاق رائے کی عکاسی کرتی ہیں۔ تاہم، یہ غیر پابند ہیں اور نفاذ کی کمی رکھتی ہیں۔ اقوام متحده کی سلامتی کو نسل، جہاں اصل طاقت ہے، اسرائیل کی حفاظت کرنے والے امریکی ویٹو کی وجہ سے مفلوج ہے۔ جنرل اسمبلی کی قراردادیں محض اشارے ہیں، جو بغیر پڑھے جمع ہو جاتی ہیں۔ فلسطینیوں کے لیے، یہ کوئی راحت یا استثنی والے ریاست کی وجہ سے ہونے والے دکھوں کا خاتمہ نہیں دیتے۔

اس کے مضرات خوفناک ہیں: قواعد پر مبنی نظام مرچکا ہے۔ انصاف، مساوات اور جوابدی طاقتوں کے لیے افسانے ہیں۔ امریکہ اور اس کے اتحادی، جو خود کو اخلاقی محافظت کے طور پر پیش کرتے ہیں، قانون کے انتخابی اطلاق میں منافقت کو ظاہر کرتے ہیں۔ وہ اداروں کی حمایت کرتے ہیں جب یہ ان کے مفاد میں ہوتا ہے، اور انہیں نظر انداز کرتے ہیں جب نہیں ہوتا۔ یہ دوہرہ معیار عالمی جنوب کے لیے واضح ہے، جو نظام کو بالادستی کے ایک آئے کے طور پر دیکھتا ہے۔ فلسطینی جدوجہد ایک چھوٹا سا نمونہ ہے: دنیا طاقت سے چلتی ہے۔ نیتن یاہو کو جوابدہ بنانے کی ناکامی ایک علامت ہے۔ ایک ایسی دنیا کی، جہاں قانون طاقتوں کا ہتھیار ہے، نہ کہ کمزوروں کے لیے ڈھال۔

انسانی تہذیب، ترقی اور حقوق کے نظریات کے ساتھ، نازک ہے۔ فلسطینیوں کا دکھ، جو لاپرواہی کے ساتھ ملتا ہے، ایک مہذب نظام کی عدم موجودگی کو اجاگر کرتا ہے۔ ہم ایسی دنیا میں رہتے ہیں جہاں طاقت حقیقت کا تعین کرتی ہے، طاقتوں ظلم کرتے ہیں، اور کمزور انصاف کے لیے بھیک مانگتے ہیں۔ نیتن یاہو کی حکومت کو جوابدہ بنانے کی ناکامی ایک گھری بیماری کو ظاہر کرتی ہے۔ ایک ایسی دنیا جہاں جنگل کا قانون راج کرتا ہے اور تہذیب ایک افسانہ ہے۔

آخریں، نیتن یاہو کے تحت فلسطینیوں کی بدحالی بین الاقوامی قانون کی خالی پن اور قواعد پر مبنی نظام کے افسانے کو بے نقاب کرتی ہے۔ آئی سی سی کے وارنٹ، آئی سی جے کے فیصلے اور اقوام متحده کی جنرل اسمبلی کی قراردادیں مغرب کے عمل کے بغیر اور امریکہ کی اسرائیل کی حمایت کے ساتھ بے معنی ہیں۔ عالمی نظام، جو مہذب ہونے سے دور ہے، طاقت کی بنیاد پر چلتا ہے۔ فلسطینیوں کے لیے، یہ تشدد اور مایوسی کی ایک زندہ حقیقت ہے۔ جنگل کا قانون راج کرتا ہے، اور جب تک دنیا اس حقیقت کا سامنا نہیں کرتی، انصاف ایک خواب ہی رہے گا، جو ان لوگوں کی پہنچ سے باہر ہے جنہیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔